جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

منصب رسالت اور دنیوی معاملات

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ:[۱] قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ[۲] النَّخْلَ، يَقُوْلُوْنَ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ، فَقَالَ: ”مَا تَصْنَعُوْنَ؟“ قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ: ”لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا“ فَتَرَكُوْهُ، فَنَفَضَتْ أَوْ فَنَقَصَتْ،[۳] قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ”إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِيْ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ“.

۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:[۵] سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْوَاتًا فَقَالَ: ”مَا هٰذَا؟“[۶] قَالُوْا: يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ،[۷] فَقَالَ: ”لَوْ تَرَكُوْهُ فَلَمْ يُلَقِّحُوْهُ لَصَلُحَ“،[۸] فَتَرَكُوْهُ فَلَمْ يُلَقِّحُوْهُ، فَخَرَجَ شِيْصًا،[۹] [فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ]،[۱۰] فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا لَكُمْ؟“،[۱۱] قَالُوْا: تَرَكُوْهُ لِمَا قُلْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ،[۱۲] فَإِذَا كَانَ [شَيْءٌ][۱۳] مِنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ فَإِلَيَّ“.[۱۴]

۳۔عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ:[15] مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [فِيْ نَخلِ الْمَدِيْنَةِ][16] بِقَوْمٍ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ، فَقَالَ: ”مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟“ فَقَالُوْا: يُلَقِّحُوْنَهُ، يَجْعَلُوْنَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثٰى فَيَلْقَحُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”مَا أَظُنُّ يُغْنِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا“ قَالَ فَأُخْبِرُوْا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ،[17] [وَنَزَلُوْا عَنْهَا، فَلَمْ تَحْمِلْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا]،[18] فَأُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ: [”أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِمَا يَصْلُحُكُمْ فِيْ دُنْيَاكُمْ]،[19] [فَأَمَّا أَمْرُ آخِرَتِكُمْ فَإِلَيَّ]،[20] إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوْهُ، [فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ]،[21] فَإِنِّيْ إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا،[22] [وَإِنَّ الظَّنَّ يُخْطِءُ وَيُصِيْبُ]،[23] فَلَا تُؤَاخِذُوْنِيْ بِالظَّنِّ،[24] وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا، فَخُذُوْا بِهِ، فَإِنِّيْ لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ“.[25]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ کے نبی مدینہ تشریف لائے۔ یہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو گابھا دیتے اور کہتے تھے کہ اِس طرح وہ نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالتے اور اُس کو حاملہ کر دیتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو پوچھا: آپ لوگ یہ کیا کرتے ہو؟ اُنھوں نے جواب دیا: ہم یہی کرتے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: شاید تم یہ نہ کرتے تو بہتر ہوتا۔ لوگوں نے یہ سنا تو اِسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ پھل گر گیا یا بہت کم آیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اُنھوں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ جب میں تمھارے دین سے متعلق کوئی حکم تمھیں دوں تو اُسے لے لو، لیکن جب اپنی رائے سے کچھ کہوں تو میری حیثیت بھی اِس سے زیادہ کچھ نہیں کہ میں ایک انسان ہوں۔[1]

۲۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے کانوں میں کچھ آوازیں پڑیں تو آپ نے پوچھا: یہ کیا آوازیں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ کھجوروں کو پیوند لگائے جا رہے ہیں۔ اِس پر آپ نے فرمایا: اگر یہ لوگ پیوند نہ لگاتے تو شاید اِن کے حق میں بہتر ہوتا۔ چنانچہ لوگوں نے چھوڑ دیا اور (اُس سال) پیوند نہیں لگائے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کھجور کا پھل ردی آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپ نے پوچھا: کیوں؟ کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کے کہنے پر اُنھوں نے پیوند نہیں لگائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: اگر تمھارا کوئی دنیوی معاملہ ہو تو اُسے تم مجھ سے بہتر جانتے ہو، لیکن جب تمھارے دین کا معاملہ ہو تو وہ میرے ہی پاس آئے گا۔

۳۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو مدینہ کے باغات میں کھجوروں کے اوپر چڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے یہ دیکھا تو پوچھا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: کھجوروں کو گابھ دے رہے ہیں۔ یہ نر کھجور کا شگوفہ مادہ میں ڈالتے ہیں تو وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: میرا خیال نہیں ہے کہ اِس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اُن لوگوں کو بتایا گیا تو اُنھوں نے اِسے چھوڑ دیا اور یہ عمل نہیں کیا۔ چنانچہ اُس سال پھل بھی نہیں آیا۔ اِس کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: دنیا کے معاملات میں جو چیز تمھارے لیے اچھی ہے، اُسے تم مجھ سے بہتر جانتے ہو۔ تمھاری آخرت کا معاملہ، البتہ مجھی سے متعلق ہے۔[۲] اِس طرح پیوند لگانے سے تمھیں کچھ فائدہ ہوتا ہے تو ضرور لگاؤ۔ بات یہ ہے کہ میں تمھاری طرح ایک انسان ہی ہوں، لہٰذا میں نے بس ایک خیال ظاہر کیا تھا اور خیال ٹھیک بھی ہوتا ہے اور غلط بھی۔ سو اِس طرح کے معاملات پر مجھے جواب دہ نہ ٹھیراؤ، لیکن میں کوئی بات اللہ کی طرف سے کہوں تو اُس کو ضرور لو، اِس لیے کہ میں اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں باندھوں گا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ترجمے کے حواشی

۱۔ مطلب یہ تھا کہ اِس طرح کی سب چیزیں آپ محمد رسول اللہ کی حیثیت سے نہیں، بلکہ محمد بن عبداللہ کی حیثیت سے کہتے اور کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ صحیح بھی ہو سکتی ہیں اور غلط بھی۔ اُنھیں خدا کی بات یا دین کا کوئی حکم یا آپ کی سنت سمجھنے کی غلطی نہ کی جائے۔ دنیوی معاملات لوگوں کے تجربے، مشاہدے اور عقلی تجزیے کی بنیاد پر طے ہوتے ہیں۔ اُنھیں اِسی بنیاد پر طے ہونا چاہیے۔ آپ سے جو چیز لوگوں کو سیکھنی ہے، وہ دین ہے۔ اُس سے متعلق ہر بات کے لیے، البتہ آپ ہی کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اِس میں کسی اور کو مرجع و ماخذ بنانے کی جسارت نہیں کی جائے گی۔

۲۔ اِس سے واضح ہوا کہ دین کا موضوع اصلاً آخرت ہے۔ اللہ کے پیغمبر اِسی کی منادی کرنے اور اِسی میں کامیابی کا راستہ بتانے کے لیے آئے۔ یہ راستہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا تزکیہ ہے۔ اُن کی تمام تعلیمات اِسی سے متعلق ہیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جنگ میں تیر، تلوار اور اِس طرح کے دوسرے اسلحہ استعمال کیے ہیں یا اونٹوں پر سفر کیا ہے یا مسجد بنائی ہے تو اُس کی چھت کھجور کے تنوں سے پاٹی ہے یا اپنے تمدن کے لحاظ سے بعض کھانے کھائے ہیں اور اُن میں سے کسی کو پسند اور کسی کو ناپسند کیا ہے یا ایک خاص وضع قطع کا لباس پہنا ہے جو عرب میں اُس وقت پہنا جاتا تھا اور جس کے انتخاب میں آپ کے شخصی ذوق کو بھی دخل تھا یا کسی مرض کا کوئی علاج کیا یا بتایا ہے تو اِس کا آپ کے منصب نبوت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا اِس طرح کی چیزوں کو نہ دین بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور نہ اِن کی بنیاد پر خدا کے پیغمبر کے متعلق کوئی راے قائم کرنی چاہیے۔ یہ آپ کے شخصی معاملات ہیں، اِنھیں اِسی حیثیت سے دیکھنا چاہیے۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۶۲ ۲۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ یہ روایت اِن مراجع میں دیکھ لی جا سکتی ہے: صحیح مسلم، رقم ۶۲ ۲۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۳۔ المعجم الکبیر، رقم ۴۴۲۴۔

۲۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۲۳ میں اِس جگہ 'یُؤَبِّرُوْنَ' کا لفظ ہے۔ اِس کے معنی بھی وہی ہیں جو

'یَأْبُرُوْنَ' کے ہیں۔ اِس سے مفہوم میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا۔

۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۴۲۴ میں اِس کے بجاے یہ الفاظ منقول ہیں: 'فتَرَکُوْهَا فَشِیْصَتْ'۔ ''چنانچہ لوگوں نے اِسے چھوڑ دیا تو اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پھل ردی آیا''۔

۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۳ میں یہ بات اِن الفاظ میں بیان ہوئی ہے: 'إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا حَدَّثْتُکُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُکُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دُنْیَاکُمْ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ' ''میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ جب میں تمھیں دین کے کسی معاملے سے متعلق کوئی بات کہوں تو اُسے لے لو اور جب میں کسی دنیوی معاملے سے متعلق کوئی بات تمھیں بتاؤں تو میری حیثیت بھی اِس سے زیادہ کچھ نہیں کہ میں ایک انسان ہوں''۔

۵۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۲۵۴۴ سے لیا گیا ہے۔ کم وبیش اِسی تعبیر کے ساتھ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے اِس کے مراجع یہ ہیں: صحیح مسلم، رقم ۲۳۶۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۴۸۰، ۳۵۳۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ اِن مصادر میں دیکھی جا سکتی ہے: مسند احمد، رقم ۲۴۹۲۰۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۴۷۱۔ مسند بزار، رقم ۳۴۳۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۶۔ بعض روایات، مثلاً مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۴۸۰ میں اِس جگہ 'مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟' ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۷۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۵۳۱ میں یہاں 'النَّخْلُ یَأْبُرُوْنَهُ' ''یہ لوگ کھجور کے درختوں کو گابھا دے رہے ہیں'' کے الفاظ ہیں۔

۸۔ صحیح مسلم، رقم ۲۳۶۳ میں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا لَصَلُحَ' ''اگر تم یہ نہ کرتے تو بہتر ہوتا''۔ بعض طرق، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۲۲ میں اِس جگہ 'لَوْ لَمْ یَفْعَلُوْا لَصَلُحَ ذٰلِكَ' ''اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو بہتر ہوتا'' کے الفاظ منقول ہیں۔ مسند بزار، رقم ۶۹۹۲ میں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'لَوْ تَرَکُوْهَا لَصَلُحَتْ، فَصَارَتْ شِیْصًا' ''اگر یہ اِس کو چھوڑ دیتے تو بہتر ہوتا۔ پھر اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پھل ردی آیا''۔

۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۴۸۰ میں ہے: 'قَالَ: فَأَمْسَکُوْا فَلَمْ یَأْبُرُوْا عَامَهُمْ، فَصَارَ شِیْصًا' ''راوی کا بیان ہے کہ (یہ بات سن کر) اُنھوں نے یہ عمل روک لیا اور اُس سال گابھا نہیں دیا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پھل ردی آیا''۔ مسند احمد، رقم ۲۴۹۲۰ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اِس جگہ یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'فَلَمْ یُؤَبِّرُوْا عَامَئِذٍ، فَصَارَ شِیْصًا' ''چنانچہ اُس سال اُنھوں نے گابھا نہیں دیا تو نتیجتاً پھل ردی آیا''۔

۱۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۴۸۰۔

۱۱۔ صحیح مسلم، رقم ۲۳۶۳ میں اِس جگہ یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ: 'مَا لِنَخْلِكُمْ؟'' ''پھر آپ کا گزر اُن لوگوں کے پاس سے ہوا تو آپ نے پوچھا: تمھاری کھجوروں کا کیا ہوا؟''۔

۱۲۔ صحیح مسلم، رقم ۲۳۶۳ میں اِس کے بجاے یہ الفاظ ہیں: 'قَالَ: 'أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ' ''آپ نے فرمایا: تم اپنے دنیوی معاملات کو (مجھ سے) بہتر جانتے ہو''۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۵۳۱ اِس جگہ یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'إِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ' ''جب تمھارا کوئی دنیوی معاملہ ہو تو تم خود ہی دیکھ لیا کرو''۔

۱۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۴۸۰۔

۱۴۔ مسند احمد، رقم ۲۴۹۲۰ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اِس جگہ یہ الفاظ منقول ہیں: 'إِذَا كَانَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنَكُمْ بِهِ، وَإِذَا كَانَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَإِلَيَّ' ''جب تمھارا کوئی دنیوی معاملہ ہو تو اُس کو تم خود ہی دیکھ لیا کرو اور جب تمھارے دین کا کوئی معاملہ ہو تو ضروری ہے کہ اُسے میرے ہی پاس لایا جائے''۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسرے موقع پر بھی آپ کے یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'إِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَإِلَيَّ' ''اگر تمھارا کوئی دنیوی معاملہ ہو تو اُس کو تم خود ہی دیکھ لیا کرو اور اگر تمھارے دین کا کوئی معاملہ ہو تو وہ میرے ہی پاس آئے گا''۔ دیکھیے: صحیح ابن خزیمہ، رقم ۴۱۰۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.org

۱۵۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۳۶۱ سے لیا گیا ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اِس باب کی روایات الفاظ کے کچھ تفاوت کے ساتھ جن مراجع میں نقل ہوئی ہیں، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۲۲۷۔ مسند احمد، رقم ۱۳۹۵، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۰۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۴۷۰۔ مسند بزار، رقم ۹۳۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۳۹۔ مسند شاشی، رقم ۷، ۹۔

۱۶۔ مسند احمد، رقم ۱۳۹۹۔

۱۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۳۹ میں اِس کے بجاے یہ الفاظ ہیں: 'فَأَخَذُوا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ' ''چنانچہ اُن لوگوں نے آپ کی بات کو لے لیا اور درختوں کو (اُس سال) یونہی چھوڑ دیا''۔

۱۸۔ مسند احمد، رقم ۱۳۹۹۔ مسند بزار، رقم ۹۳۷ میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: 'فَبَلَغَهُمْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ فَصَارَ شِيصًا' ''پھر آپ کی یہ بات اُن تک پہنچی تو اُنھوں نے اِسے (اُس سال) ترک کر دیا، جس کے نتیجے میں پھل ردی آیا''۔ مسند شاشی، رقم ۷ میں یہ الفاظ ہیں: 'فَتَرَكُوهُ فَلَمْ يَحْمِلْ نَخْلُهُمْ' ''اُنھوں نے یہ عمل چھوڑ دیا تو اِس کے

نتیجے میں اُن کی کھجور کی فصل اچھی نہیں ہوئی''۔

۱۹۔ مسند بزار، رقم ۹۳۷۔

۲۰۔ مسند بزار، رقم ۶۹۹۲۔

۲۱۔ مسند احمد، رقم ۱۳۹۹۔

۲۲۔ مسند احمد، رقم ۱۳۹۹ میں یہاں یہ الفاظ ہیں: 'إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ' ''یہ بس ایک خیال تھا جو میں نے ظاہر کیا تھا۔

۲۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۴۷۰۔

۲۴۔ مسند شاشی، رقم ۷ میں اِس کے بجاے یہ الفاظ منقول ہیں: 'فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا، فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِظَنِّي' ''لہٰذا میں نے بس ایک خیال ظاہر کیا تھا۔ سو میری اِس طرح کی راے پر مجھے جواب دہ نہ ٹھیراؤ''۔

۲۵۔ مسند طیالسی، رقم ۲۲۷ میں اِس جگہ یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'وَلٰكِنْ إِذَا قُلْتُ لَكُمْ شَيْئًا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنِّي لَا أَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا' ''لیکن جب میں تمھیں اللہ کی طرف سے کوئی بات کہوں (تو اُس کو ضرور لو)، اِس لیے کہ میں اللہ پر کوئی جھوٹ نہیں باندھتا''۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۳۹۵ میں ہے: 'وَلٰكِنْ إِذَا أَخْبَرْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَخُذُوهُ، فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا' ''لیکن میں جب کسی چیز سے متعلق تمھیں اللہ کی طرف سے بتاؤں تو اُس کو ضرور لو، اِس لیے کہ میں اللہ پر ہرگز کوئی جھوٹ نہیں باندھوں گا''۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسرے موقع پر آپ کے یہ الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں: 'وَمَا أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ' ''اور میں جس بات کے بارے میں تمھیں بتاؤں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے تو اُس میں شک کی کوئی گنجایش نہیں ہے''۔ دیکھیے: صحیح ابن حبان، رقم ۲۱۰۶۔

www.javedahmadghamidi.com

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء**

والمتروكين. ط۱. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط۱. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط۱. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط۱. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن خزيمة، أبو بكر محمد بن إسحاق، النيسابوري. (د.ت). **صحيح ابن خزيمة**. د.ط. تحقيق: د. محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن ماجه، أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجه**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. د.م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو يعلى، أحمد بن علي، التميمي، الموصلي. **مسند أبي يعلى**. ط۱. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد الله، الشيباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند**. ط۱. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البزار، أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي. (٢٠٠٩م). **مسند البزار**. ط۱. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

الذهبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين**. ط۲. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء**. ط۳. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

الرسالة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة.** ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

الشاشي، أبو سعيد الهيثم بن كليب البِنُكثي. (١٤١٠هـ) **مسند الشاشي.** ط١. تحقيق: د. محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير.** ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطيالسي، أبو داؤد سليمان بن داؤد البصري. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **مسند أبي داؤد الطيالسي.** ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي، أبو محمد. (١٤٠٨هـ/ ١٩٨٦م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد.** ط١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

المزي، أبو الحجاج، يوسف بن عبد الرحمٰن القضاعي الكلبي. (١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال** . ط١. تحقيق: الدكتور بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم بن الحجاج، النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح.** د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النووي، يحيى بن شرف، أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج.** ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com